گنے کی کاشت

ZTBL

پاکستان دنیا کے گنا پیدا کرنے والے 105 ممالک میں رقبہ کے لحاظ سے چوتھا اور پیداوار کے لحاظ سے ساتواں بڑا ملک ہے جبکہ چینی پیدا کرنے کے اعتبار سے پاکستان کی پوزیشن نویں ہے۔ پاکستان میں گنا تقریباً 25 لاکھ ایکڑ پر کاشت کیا جاتا ہے۔ جس میں پنجاب کا حصہ تقریبا 69 فیصد۔ سندھ کا 20 فیصد اور خیبر پختونخواہ کا 11 فیصد ہے۔ ہماری اوسط پیداوار 495 من کے لگ بھگ ہے لیکن ابھی بھی ہم عالمی اوسط پیداوار 664 من فی ایکڑ سے نہ صرف کم ہیں بلکہ قریبی ملک انڈیا کی اوسط پیداوار 734 من فی ایکڑ سے ہماری اوسط پیداوار کم ہے، مگر خوش آئند بات یہ ہے کہ ہمارے بعض ترقی پسند کاشتکار 1500 من فی ایکڑ سے زائد پیداوار لے رہے ہیں جس سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی ہماری زمینوں میں کافی پیداواری گنجائش موجود ہے۔ جسے ہمارے بھائی حسب ذیل سفارشات پر عمل کر کے خاطر خواہ پیداوار بڑھا سکتے ہیں۔

زمین کی تیاری:

زمین کی صحیح تیاری ایک بنیادی عمل ہے جو بہتر پیداوار کیلئے اہم ہے۔ گنے کی جڑیں بہت گہرائی تک جاتی ہیں اور یہ جڑیں جس قدر پھیلیں گی اسی قدر پودا تندرست اور توانا ہوگا۔ اسلئے زمین کی تیاری گہرا ہل چیزل پلاؤ چلا کر کریں۔ اس کے بعد ڈسک ہیرو چلائیں تاکہ زمین بھُر بھری ہو جائے۔ کاشت سے ایک ماہ پہلے گلی سڑی گوبر کی کھاد آٹھ یا دس ٹرالی فی ایکڑ زمین میں ڈالیں اور ہل چلائیں تاکہ کھاد زمین میں دب جائے۔ گوارہ۔ ڈھانچہ یا برسیم بطور سبز کھاد اُگا کر زمین میں دبا دیں تو یہ گوبر کی کھاد کا نعم البدل ہو سکتی ہے۔ شوگر مل کی پیریس مڈ بھی بہترین نامیاتی کھاد ہے۔ زمین کی اچھی تیاری، جڑی بوٹیوں کی تلفی اور فصل کے بہتر اُگاؤ میں مدد دیتی ہے۔

وقت اور طریقہ کاشت:

گنے کی فصل ستمبر یا فروری تا مارچ میں کاشت کی جاسکتی ہے۔ ستمبر کاشت کی پیداوار قدرے زیادہ ہوتی ہے۔ جس زمین میں نمکیات زیادہ ہوں وہاں کاشت کے بعد پانی لگائیں۔ یہ خشک طریقہ کاشت ہے۔ دوسری صورت میں پانی لگا کر وتر آنے پر کاشت کریں۔ ہمارے ہاں زیادہ تر خشک طریقہ کاشت ہی استعمال ہوتا ہے۔ کاشت کے لئے رجر کی مدد سے 4 فٹ کے فاصلہ پر سیاڑ بنائیں۔ صحت مند بیج اور منظور شدہ اقسام کے دو دو آنکھوں والے دو دو ٹکڑے سرے سے سرا ملا کر رکھیں اور 2 یا 3 سنٹی میٹر مٹی ڈال دیں۔

بیج اور شرح بیج:

i) گنے کی پتلی اقسام میں 80 من سے 100 من بیج استعمال کریں۔

ii) گنے کی موٹی اقسام میں 100 تا 120 من بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

نوٹ: بیج 6-8 ماہ کی صحت مند فصل سے منتخب کریں اور اسے سفارش کردہ پھپھوندی کش دوائی لگائیں۔

گنے کی ترقی دادہ اقسام:

گنے کی ترقی دادہ اقسام کے صحت مند بیج کی کاشت سے پیداوار میں 20 سے 25 فیصد اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

مختلف علاقوں کیلیئے گنے کی منظور شدہ اقسام درج ذیل ہیں

صوبہ	علاقے	ترقی دادہ اقسام
پنجاب	پنجاب کے سارے اضلاع	ایس پی ایف 234 , سی پی ایف 213، 246 سی او جے-84 سی پی ایف 43، 33، سی پی 2086، 72 سی پی 400-77، سی پی ایف 246 ,237 ایس پی ایس جی 26، ایچ ایس ایف 240 ایچ ایس ایف 242 اور ایس پی ایف 245
صوبہ سندھ	زیرین حصہ (حیدر آباد سے جنوبی علاقے)	بی ایل۔4، گلابی 95، نیا 2004 ,98(NIA) ٹھٹھہ۔10، نیا 2004(NIA)، ایل آر کے۔2001، 127Hoth ,326 ,300
خیبر پختونخواہ		سی پی ایم۔13، سی او 1321، مردان 92 مردان۔93، سی پی۔400-77 ایس این۔98، ایم سی پی 42-K مردان۔2005، ایس پی ایس جی 26 ,394

کیمیائی کھادوں کا استعمال فی ایکڑ:

اگر گنے کی فصل کیلیئے اچھی قسم کا بیج استعمال کیا جائے۔ بیج کی مقدار پوری ڈالی جائے، وقت پر کاشت کی جائے، جڑی بوٹیوں کی تلفی کی جائے، پانی کی کمی خاص طور پر گرمی کے مہینوں میں نہ آنے پائے، کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں سے فصل کو تحفظ فراہم کی جائے اور متوازن کھادیں سفارش کردہ مقدار اور طریقہ سے ڈالی جائیں تو خیبر پختونخواہ میں اوسط 700 تا 1000 من فی ایکڑ، صوبہ پنجاب میں 1000 تا 1200 من فی ایکڑ اور صوبہ سندھ میں 1500 تا 2500 من گنا فی ایکڑ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے گنے کی ملکی اوسط پیداوار تقریباً 750 تا 900 من فی ایکڑ حاصل ہوسکتی ہے۔ کھادوں کی سفارش کردہ مقدار فی ایکڑ درج ذیل ہے۔

صوبہ	یوریا	ڈی اے پی	سلفیٹ آف پوٹاش (SOP)
1) پنجاب	3 بوری	2 بوری	2 تا 2.5 بوری
2) سندھ	4 بوری	2 بوری	2 تا 2.5 بوری
3) خیبر پختونخواہ	3 بوری	2 بوری	2 تا 2.5 بوری

(نوٹ) فاسفورس اور پوٹاش کی پوری مقدار اور نائٹروجن کی کل مقدار کا ایک چوتھائی کاشت کے وقت استعمال کریں اور نائٹروجن کی باقی ماندہ مقدار تین حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک حصہ اپریل میں، دوسرا حصہ مئی میں اور تیسرا حصہ جون میں ڈالیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

زمین کی اچھی/تیاری جڑی بوٹیوں کی تلفی میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے، گنے کے کاشت کرنے کے بعد تر وتر میں (جب جڑی بوٹیاں اُگ آئیں اوران کے دوتین پتے ہوں) گیزاپیکس کومبی (80 WP) بحساب ایک کلوگرام فی ایکڑ ہلکی زمینوں میں 1.4 کلوگرام درمیانی زمینوں میں اور 1.8 کلوگرام بھاری زمینوں میں 100 سے 120 لیٹر پانی میں ملا کر اسپرے کریں۔اس سے کھیت 8 سے 10 ہفتے تک جڑی بوٹیوں سے پاک وصاف رہے گا۔ بعد میں جب گنے کے نئے شگوفے نکلیں گے تو گوڈی کر کے اور مٹی چڑھا کر جڑی بوٹیاں تلف کرنے کے عمل کو جاری رکھیں۔

آبپاشی:

گنے کی اچھی فصل لینے کیلئے سال بھر کیلئے تقریباً 1600 تا 1800 ملی لیٹر (64 تا 72 انچ) پانی فی ایکڑ درکار ہوتا ہے۔ بارش کے علاوہ تقریباً 15 سے 18 دفعہ آبپاشی کرنی پڑتی ہے۔ پانی کا صحیح وقت پر اور مناسب مقدار میں استعمال ہی گنے کی زیادہ پیداوار کا ضامن ہے۔ موسم کی شدت کے لحاظ سے اپریل میں آبپاشی کا وقفہ 12-14 دن، مئی جون میں 8 سے 10 دن، جولائی اگست میں 12 سے 15 دن ستمبر، اکتوبر میں 15 سے 20 دن اور نومبر تا فروری 25 تا 30 دن ہونا چاہیئے۔ فصل کاٹنے سے ایک ماہ پہلے پانی روک لینا چاہیئے تا کہ فصل اچھی طرح پک جاوے۔ جو گنا بیج کیلئے رکھنا ہو اسکی آبپاشی جاری رکھیں، فصل کیلئے کھاد کا استعمال بھی اسی وقت مؤثر ہوگا جب فصل کو پانی مناسب اور صحیح وقت پر لگایا جاوے۔

گنے کے ضرررساں کیڑے اور انکا انسداد:

گنے کی فصل کو بہت سے کیڑے نقصان پہنچاتے ہیں اس سے گنے کی پیداوار میں اور چینی کی مقدار میں بہت کمی آ جاتی ہے۔ نقصان دہ کیڑوں میں مختلف گڑوائیں (Borers)، گھوڑا مکھی اور دیمک شامل ہیں۔ ان کیڑوں کو کیمیائی اور طبعی طریقہ سے ختم کیا جاسکتا ہے۔

1) طبعی وزرعی تدارک:

متاثرہ پودوں کی سوک کھینچ کر زہر آلود تار پھیریں فصل کی کٹائی سطح زمین سے ایک ڈیڑھ انچ نیچے کریں۔ شدید حملہ کی صورت میں فصل مونڈی نہ رکھیں۔ رات کو روشنی کے پھندے لگائیں، مئی، جون میں فصل کے مڈھوں پر مٹی چڑھائیں اسے گورداسپور بورر کا پروانہ باہر نہیں نکل سکے گا۔

2) کیڑوں کا مربوط حیاتیاتی طریقہ انسداد:

اس طریقہ میں کسان دوست کیڑوں کی افزائش سے فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کا تدارک کیا جاتا ہے۔ اس میں گھوڑا مکھی کا طفیلی کیڑا (EPI-Pyropos) اور گڑواؤں کے انسداد کیلئے ٹرائی کوگراما (Trichograma) قابل ذکر ہیں۔

پنجاب اور سندھ میں مختلف شوگر ملز اس پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔ کیڑوں کے مربوط طریقہ انسداد سے کیڑے مار زہروں پر اٹھنے والے اخراجات میں خاطر خواہ کمی ہوتی ہے۔

یہ طریقہ استعمال آسان اور مؤثر ہونے کے ساتھ ساتھ کم خرچ ہے، قدرتی عمل ہونے کی وجہ سے یہ ماحول کو آلودہ نہیں کرتا اور کسان زہروں کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

کیمیائی طریقہ انسداد:

طبعی اور زرعی تدارک کے علاوہ گنے کے کیڑے مکوڑے کو مختلف کیمیائی ادویات سے بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں مقامی توسیعی وتحقیقاتی ماہرین اور کیڑے مار زہروں کی مستند اور اچھی شہرت رکھنے والی کمپنیوں کے فنی عملہ سے مشورہ کریں۔

گنے کی اہم بیماریاں اور انکا تدارک:

گنے کی فصل پر کئی بیماریاں بھی حملہ آور ہوتی ہیں۔ جو گنے کی پیداوار اور چینی کی مقدار پر بہت اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس سے فصل میں 10 سے 70 فیصد تک نقصان ہوسکتا ہے۔ گنے کی اہم بیماریوں میں رتہ روگ کانگیاری، موزیک، کھگی، گنے کی سرخ برگی دھاریاں، پتوں کے دھبے، گنے کی چوٹی کی سڑانڈ اور گنے کی بھوری برگی دھاریاں شامل ہیں۔ ان بیماریوں سے بچاؤ کیلئے صحت منداور بیماریوں سے پاک بیج استعمال کریں۔ بیماری کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ متاثرہ کھیت کی مونڈھی فصل نہ رکھیں۔ بیج کو پھپھوندی کش دوا لگا کر کاشت کریں۔ کھیت میں بیمار پودوں کو اکھاڑ کر جلا دیں۔ بیماریوں پر قابو پانے کیلئے صحت مند نرسری کو فروغ دیں جو کہ بیج کیلئے استعمال ہو۔ کاشت سے پہلے بیج کو گرم پانی میں کم از کم 30 منٹ سے ایک گھنٹہ تک بھگو کر پھپھوندی کش دوائی لگائیں۔ پانی کا درجہ حرارت 50C ہونا چاہیئے۔

فصل کی کٹائی یا برداشت:

فصل کی کٹائی سے 25-30 دن پہلے آبپاشی بند کر دیں۔ اور فصل کو کٹائی کے بعد زیادہ دیر تک پڑا رہنے نہ دیا جائے۔ فصل کو سطح زمین سے ایک ڈیڑھ انچ نیچے کاٹیں۔ جلد پکنے والی اقسام کی کٹائی نومبر۔ درمیانی اقسام کی کٹائی دسمبر اور دیر سے پکنے والی اقسام کی کٹائی شروع فروری سے کریں۔ فروری اور مارچ میں کاٹی گئی فصل سے بہتر مونڈھی فصل حاصل ہوتی ہے۔

قرضہ وفنی مشاورت:

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کسان بھائیوں کو گنے کی کاشت کیلئے آسان شرائط پر قرضہ فراہم کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں اپنے حلقہ کے موبائل کریڈٹ آفیسر سے رابطہ کریں۔ ہمارا شعبہ ایگریکلچرل ٹیکنالوجی زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس اسلام آباد کسانوں کو فنی وتکنیکی سہولت فراہم کرتا ہے گنے کے کاشت سے متعلق مسائل کے حل کیلئے ہمارے زرعی ماہرین سے بذریعہ خط درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ ترقی پسند کاشتکار جو اپنے تجربات سے دوسرے کسان بھائیوں کو مستفید کرنا چاہتے ہوں ہمیں اپنے تجربات سے تحریری طور پر آگاہ کریں تاکہ آپکی آراء کی روشنی میں دوسرے کسان بھائیوں کو بھی آگاہ کرسکیں۔